مدیر کے نام

ڈاکٹر فضل عظیم ، پشاور

’اشارات‘ (پروفیسر خورشید احمد) میں ’کرپشن کے خلاف جہاد‘ اور اس سے پہلے نعیم صدیقیؒ کا خیانت پر تبصرے نے مارچ کے شمارے کو اور زیادہ موثر بنا دیا۔ فروری ۲۰۱۶ء کے شمارے ’معذور افراد کے حقوق‘ اور عدل کے حوالے سے رسولؐ اللہ کا طرزِ عمل، جب کہ مارچ ۲۰۱۶ء کے شمارے میں ’راستے اور راہی کے حقوق‘ احمد اویس مدنی ایک بہترین انتخاب ہے۔

ڈاکٹر طارق محمود ، ماتلی ، بدین

مارچ کے ’اشارات‘ میں لیاقت علی خاں مرحوم کو ذاتی زندگی کے چند قابلِ تحسین واقعات کی بنا پر کلین چٹ دینا مناسب نہیں ہے۔ بطورِ حکمران ان کے متعدد فیصلوں اور رویوں نے مجموعی طور پر پاکستان کو پہلے روز سے مشکلات کے جنگل میں دھکیلا، جو تاریخ کا تلخ باب ہے۔ محترم سیّد منور حسن صاحب نے اپنے خط میں امریکی سامراج کے حوالے سے بجا طور پر اسلامی تحریکوں کے موقف کی نشان دہی کی ہے۔ آج لبرلزم اور سرمایہ داری کی ظالمانہ یلغار کی مناسبت سے کھل کر اور بغیر لگی لپٹی کے لٹریچر پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

محمد شکیل ، ٹوبہ ٹیک سنگھ

جناب سعادت اللہ حسینی کا مضمون: ’تحریکی لٹریچر، درپیش علمی معرکہ‘ (مارچ ۲۰۱۶ء) اس امر کا عکاس ہے کہ تحریکِ اسلامی علمی جمود کا شکار نہیں۔ تاہم، مضمون نگار کے یہ الفاظ خصوصی توجہ کے مستحق ہیں: ”مسئلہ یہ ہے کہ ایمان اور دعوت، انصاف اور تہذیب، شرفِ انسانی کو پروان چڑھانے اور قرآن وسنت سے دنیا کو جوڑنے کے لیے یہ اُمور مرکزیت رکھنے کے باوجود، غالباً ثانوی درجے ہی میں کہیں دُور دکھائی دیتے ہیں، یا پھر سرے سے نگاہوں سے اوجھل۔ کیا اس صورت میں غالب اور حاکم تہذیب و تمدن کا جواب دینا ممکن ہے؟“ (ص ۱۰۱)۔ جناب ڈاکٹر صفدر محمود نے سیکولرسٹ دانش وروں کو مُسکت جواب دیا ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب جیسے محقق نہ ہوتے تو یہ لوگ اب تک قائداعظم کو سیکولر مبلغ بنا چکے ہوتے۔ تاہم، ایسے عناصر باز آنے والے نہیں۔

نمیر حسن مدنی ، اسلام آباد

سعادت اللہ حسینی (مارچ ۲۰۱۶ء) نے نہ صرف انتہائی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے، بلکہ اس کی